﴿ 8 ﴾

تقریر

پہلی چودہ ممبرات، لجنہ اماء اللہ کے علمبردار کے طور پر

جو چودہ ستاروں کا تھا کارواں اک

وہ سو سال میں بنی کہکشاں اک

کسی فارسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

خشتِ اول چوں نہد معمار کج

تا ثریا می رود دیوار کج

کہ معمار عمارت تعمیر کرتے وقت پہلی اینٹ اگر ٹیڑھی رکھے گا تو دیوار خواہ ثریا تک بلند کر دی جائے ٹیڑھی ہی رہے گی۔

اسی لئے معمار، مستری، انجینئر اور ٹھیکیدار عمارت کی تعمیر کے وقت بنیادی اینٹ کو پوری پیمائش کر کے سیدھی رکھتے ہیں۔ روحانی جماعتیں بھی روحانی عمارتوں کی طرح ہوتی ہیں جن کی بنیاد خود اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے اُن فرستادوں کے ذریعہ رکھتا ہے جو اس کی مخلوق میں سے تقویٰ اور نیکی کے اعلیٰ مقام پر ہوتے ہیں۔ پھر ان کے نمائندے یعنی خلفاء جماعتوں میں چھوٹی چھوٹی عمارتوں یعنی تنظیموں اور شعبوں کی بنیاد رکھتے اور ان کی بنیادی اینٹ کو سیدھے طور پر استوار کرتے ہیں۔

سامعات! لجنہ اماء اللہ بھی جماعت احمدیہ کی بڑی عمارت میں سے ایک ذیلی عمارت ہے جس کی بنیاد جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی اور بنیاد رکھتے وقت اس کی باگ ڈور اُن 14 خواتین کے ہاتھوں میں دی جن کی سرِ خَیل حضرت سیدہ نصرت جہاںؓ (اماں جان) زوجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھیں۔ یہی بنیادی اینٹ تھی لجنہ اماء اللہ کی روحانی عمارت کی۔ جس کے دائیں بائیں 5 خواتین مبارکہ 1: حضرت نواب مبارکہ بیگمؓ 2: حضرت سیدہ محمودہ بیگمؓ زوجہ بانی لجنہ حضرت مصلح موعودؓ، 3: حضرت سیدہ مریم النساء بیگمؓ المعروف حضرت ام طاہرؓ، 4: سیدہ امۃ الحیؓ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور 5: حضرت صالحہ بیگمؓ زوجہ حضرت میر محمد اسحاقؓ المعروف حضرت ام داؤدؓ کو بطور بنیادی اینٹیں نصب فرما کر ان کو لجنہ اماء اللہ کا علمبردار بنایا۔ گو اُس وقت لوائے لجنہ تو تشکیل نہ پایا تھا لیکن لجنہ کی نیک نامی کا علَم ان کے سپرد کیا جن کو ان خواتین مبارکہ نے تادم حیات نہ صرف اس کو خوب نبھایا بلکہ اپنے بعد ایسے جانشین پیدا کرتی چلی گئیں جو 100 سال گزرنے کے بعد بھی پوری آن بان کے ساتھ دنیا بھر میں خدمات پر مصروف رہیں اور اب بھی ہیں۔ ان میں نمایاں طور پر حضرت مریم صدیقہ مرحومہ المعروف چھوٹی آپا زوجہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہا کی خدمات کو خراج تحسین پیش نہ کیا جائے تو یہ مضمون ادھورا رہ جائے گا جنھوں نے نصف صدی کے قریب لجنہ اماء اللہ کے پیڑ کو تقوی، نیکی اور اپنی خداداد صلاحیتوں کے پانی سے سینچا۔

ان کے علاوہ حضرت امۃ القدوس بیوہ حضرت مرزا وسیم احمد مرحوم قادیان اور حضرت سیدہ امۃ السبوح مد ظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر سینکڑوں خدمت گزار گان کی صورت میں حضرت مسیح موعودؑ کی جسمانی اولاد سے دنیا بھر میں موجود خدمت دینیہ میں نہ صرف مصروف ہیں بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح

کی اقتداء اور ہدایات کی روشنی میں لجنہ اماء اللہ کے عَلَم کو بلند سے بلند لہرانے کے عمل میں مصروف نظر آتی ہیں۔

سامعات! ایسا کیوں نہ ہوتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت اُمّ المومنینؓ کے حوالہ سے فرمایا تھا کہ ”خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔“ (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 275)

پیاری بہنو! قبل اس کے کہ میں ان چودہ مبارک ممبرات کی خدمات کے ذکر کو سمیٹوں باقی آٹھ ممبرات کے نام بھی بغرض دعا اور ازدیادِ علم کے لینا ضروری ہیں۔

7: مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فتح محمد سیال صاحبؓ، 8: مکرمہ حمیدہ خاتون خورشید صاحبہ بنت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی، 9: مکرمہ مریم بی بی اہلیہ حافظ روشن علیؓ صاحب، 10: مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا گل صاحب، 11: مکرمہ کلثوم بانو صاحبہ اہلیہ قاضی محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاِسلام ہائی اسکول، 12: مکرمہ میمونہ خاتون صوفیہ صاحبہ اہلیہ مولوی غلام محمد صاحب، 13: مکرمہ سائرہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے (افسر ڈاک)، 14: مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر شیخ عبد الرحمٰن صاحب

(روزنامہ الفضل آن لائن مورخہ 24 فروری 2023ء، جشن سو سالہ لجنہ اماء اللہ یوکے)

سامعات! ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہر کام کی ابتداء بہت مشکل ہوتی ہے۔ کسی کام کی بنیاد رکھنے والے حضرات و خواتین کو اپنا خون پسینہ ایک کر کے کام کرنا پڑتا ہے۔ تنظیم لجنہ اماء اللہ کی یہ پہلی چودہ ممبرات کا نام تاقیامت جب تک جماعت احمدیہ ہے زندہ و تابندہ رہے گا۔ ان شاء اللہ

ان خواتین نے لجنہ اماء اللہ کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے مالی قربانیاں کیں۔ اپنی جمع پونجی کے دروازے اس تنظیم کے لیے وا کر دیئے۔ اپنا زیور قربان کیا اور اپنی پسندیدہ اشیاء اس تنظیم کی ترقی و ترویج اور پروان چڑھانے کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح کے قدموں میں ڈال دیں۔ حضرت اماں جانؓ نے تو مدرستہ البنات کے لیے اپنے گھر کا ایک حصہ وقف کر دیا تھا اور روحانی، تربیتی، علمی اور تبلیغی میدان میں ان میں سے ہر ایک پیش پیش نظر آیا۔ منارۃ المسیح کی تعمیر ہو، الفضل کا اجراء ہو، کسی جگہ اللہ پاک کے گھر کی تعمیر کا مسئلہ ہو یا کوئی اور علمی تحریک ہو ان میں سے ہر ایک نے سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا کہتے ہوئے خلیفۃ المسیح کے آگے اپنی قربانیوں کو پیش کیا۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام ہی عورتوں میں تعلیم کو عام کرنا تھا۔ ان چودہ خواتین میں سے ہر ایک نے اس شعبہ میں کمال درجہ کی قربانی کی۔ قرآن کریم ناظرہ کی کلاسز کا اجراء کیا۔ درس القرآن کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح کی رہنمائی میں اپنے گھروں میں، مساجد میں کلاسز جاری کیں۔ گھروں میں بچوں اور بچیوں کو یکساں طور پر قرآن کریم سادہ پڑھایا اور تبلیغ کے لئے حسب توفیق باہر نکلیں۔

انہی قربانیوں سے متاثر ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان جیسی قربانی کرنے والی خواتین کو یوں خراج تحسین پیش کیا۔ آپؓ فرماتے ہیں۔

”کیا ہی سچی بات ہے کہ عورت ایک خاموش کارکن ہوتی ہے۔ اس کی مثال اس گلاب کے پھول کی سی ہے جس سے عطر تیار کیا جاتا ہے۔“

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اوّل صفحہ 16)

پس آج سو سال گزر جانے پر اس عطر کی خوشبو ساری دنیا کے ماحول کو معطر کیے ہوئے ہے اور اس عطر کی مہک آئندہ بھی ماحول اور معاشرے کو خوشبو دار کئے رکھے گی۔ کہتے ہیں کہ گلاب کے پھول کی پتیاں جس زمین پر گرتی ہیں وہ اس زمین میں بھی خوشبو پیدا کر دیتی ہیں۔ آج ان چودہ گلاب کے پھولوں کی پتیاں لاکھوں وفادار ممبرات لجنہ کی صورت میں دنیا بھر میں خوشبو بکھیرے ہوئے ہیں۔ اللھم زد فزد

تاریخ ڈھونڈتی ہے وہ پھر سے نشانیاں

اے لجنہ! آپ کو ہی وہ لانی ہے پھر بہار

نازاں ہو جس پہ آج بھی اور کل بھی ہو خدا

ہم زندگی کریں گی سدا ایسی اختیار

طالب دعا

(حنیف احمد محمود۔ برطانیہ)

۞۞۞۞